

## 13803- اسے خاوند شدت سے زد کوب کرتا ہے

### سوال

میں نے اپنے خیال میں ایک مسلمان اور صاحب شخص سے شادی کی، جو کہ مسلمانوں کے تعاون سے اللہ تعالیٰ کے دین کو بذریعہ کرنے کے لیے نشر اسلام کا اہتمام کرتا تھا۔

چار سال قبل جب ہماری منگنی کے دن تھے تو اس سے میں نے اپنے تعلقات ختم کرنا چاہے اس لیے کہ وہ میرے بارہ میں غلط قسم کے کلمات استعمال کرتا تھا جس سے مجھے تکلیف ہوتی، اور میرے خیالات کو بھی ٹھیس پہنچتی تھی۔

لیکن اس نے وعدہ کیا کہ شادی کے بعد وہ بہت ہی زیادہ زم دل ہو جائے گا، اور اس وقت اس کی سختی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ کام نہیں کرتا تھا، اور اس لیے کہ مسلمانوں پر اپنے معاملوں کے پابندی لازمی ہے اور وہ وعدہ بھاتے ہیں اس لیے میں نے اس پر بھروسہ کیا اور اس سے شادی کے لیے تیار ہو گئی۔

اور جب سے ہم نے شادی کی ہے اس کا معاملہ اور بڑھ گیا ہے اور وہ مجھے جسمانی طور پر بھی تکلیف دینا شروع ہو گیا ہے، حتیٰ کہ وہ مجھے گھونسے اور کے مارنے اور میری گردن بھی دبانے لگ گیا ہے۔

بالآخر آٹھ (8) ماہ قبل میرے والدین کو بھی اس معاملے کا علم ہو گیا اب کچھ بھتوں کے لیے اسے چھوڑ کر اپنے والدین کیتے ہیں کہ تم اپنے خاوند کو ایک اور موقع دو اس لیے کہ یہ ممکن ہے کہ دوسرے شخص سے شادی کرو وہ اگر اس سے برا نہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس جیسا ہی ہو۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جتنی بھی مظلوم عورتیں ہیں ان کا چھر یہی ہے کہ ان کے دوسرے خاوند پہلے سے بھی بدتر ہوتے ہیں، میرا خاوند ہمارے ہاں آیا اور معذرت کر کے اس نے قطعی اور بخشنہ محمد کیا ہے کہ اپنے اسلوب میں تبدیلی لائے گا، اور وہ ہر معاملے میں باریک بینی سے کام لے گا، اور اذیت و تکلیف دینے سے باز رہے گا۔

ہمارے درمیان یہ معاملہ ہوا کہ میں اس کے پاس آؤں گی تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ وہ حقیقتاً بلا ہے کہ نہیں، اس کے پاس آنے کے بعد بہت ہی تھوڑا عرصہ تو اس کی حالت تبدیل ہوئی، وہ میرے ساتھ غلط قسم کی کلام کرتا اور میرے احساسات کو بھی مجرور کرتا رہا اور قلیل سی جسمانی تکلیف بھی دیتا رہا اور بعض اوقات مجھ پر گھونسے بھی تانے اور تھوڑا سامارا بھی۔

اس لیے کہ شادی کی ابتداء میں بھی اس کا یہی طریقہ رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ زیادہ تکلیف دینا شروع ہوا، لہذا میں نے دو ماہ کے بعد یہ طے کیا کہ وہ تبدیل نہیں ہوا اور اپنے گھر والوں کو بھی بتا دیا۔۔۔

تو یہاں میرے لیے طلاق کا مطالبہ جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

بهم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ ان مصائب اور مشکلات میں آپ کا تعاون فرمائے، اور آپ کے لیے صابرین جیسا اجر عظیم لکھے بلاشبہ وہ بہت ہی جود و سخا اور کرم کا مالک ہے۔

خاوند کے لیے ضروری ہے کہ اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤول ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس ہو گی، اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر اپنے گھروالوں یوں بچوں کے ساتھ حسن معاشرت اور احسان کرنا واجب کیا ہے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تم سے سب سے اچھا اور بہتر وہ ہے جو اپنے گھروالوں کے اچھا ہو، اور تم میں سے گھروالوں کے لیے سب سے بہتر میں ہوں) سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح الجامع (3314) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور یہ بھی احسان اور حسن معاشرت ہی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو شدید زد کوب نہ کرے اور نہ ہی اس کے پھرے کو قبیح اور بد صورت کرے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اگر وہ یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے جو اسے لامانت دی ہے اس میں زیادتی کر رہا ہے۔

بہم بہت سے لوگوں سے سنتے ہیں کہ اس کے لیے کوئی ایسا کام ملنا مشکل ہے جس سے اسے رزق ملے، اور بعض اوقات اسے مناسن کام تلاش کرتے ہوئے بہت مدت ہو جاتی ہے، اور ہم بہت سارے لوگوں سے ان کے متعلق سنتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کو زد کوب کرتے ہیں شاہد جو کچھ ان کے ساتھ پیش آ رہا ہے وہ ان کی وجہ سے ہے، اور گویا کہ یہی ان کے مخصوص کاموں کو لارجی ہیں۔

تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور علم ہونا چاہیے کہ انہیں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور حرام کاموں سے دور رہنے کے محتاج ہیں، نہ کہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتے رہیں اور اسے اپنے لیے جائز کر لیں۔

مسلمان کو یہ علم ہونا بھی ضروری ہے کہ اس وقت وہ دار امتحان اور آزمائش میں ہے، لہذا اسے اپنی زندگی میں پیش آنے والی آزمائشوں پر صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس سے الجا کرنی چاہیے کہ وہ اس کے مصائب دور کر دے۔

وہ اللہ تعالیٰ ہی پریشانیوں کو دور اور غمتوں سے نجات دینے والا ہے، وہ مظلوم کی دعا سننے والا، وہ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز بھی نہیں چھپ سکتی، اور نہ ہی اسے آسمان و زمین میں کوئی چیز عاجز کر سکتی ہے، شروع اور آخر میں سب حمد و تعریف اسی کے لیے ہے۔

وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اکرم الاکرمین ہے۔۔۔ بندہ اس کے قریب ہوتا ہے تو وہ اس سے بھی زیادہ تیزی سے بندے کے قریب آتا ہے، امام، بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اللہ تعالیٰ کافر ماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میرے قریب ایک بالشت ہوتا ہے تو میں ایک بالٹھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کے آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں) صحیح بخاری حدیث نمبر (6856) صحیح مسلم حدیث نمبر (4832)۔

سوال کرنے والی ہن آپ کے متعلق گزارش ہے کہ : اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک برسے اخلاق کے مالک آدمی کے ساتھ آزمائش میں ڈالا ہے، جو کچھ سوال میں ذکر کیا گیا ہے اس کی بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہیں (جسے خلع کا نام دیا جاتا ہے)۔

اس لیے کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ زندگی نہیں گزاری جاسکتی، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بد لے میں کوئی بہتر اور اچھا آدمی عطا کر دے، اور اگر اس کے علاوہ کوئی شخص نہ مل سکے اور آپ فتنے میں پڑنے کا خطرہ محسوس نہ کریں یا پھر حرام کام میں نہ پڑیں تو آپ کا شادی کے بغیر ہی اپنے والدین کے گھر میں باعزت رہنا اس آدمی کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔

لیکن اگر آپ کو یہ خطرہ ہو کہ آپ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گی اور یا پھر حرام کام میں پڑ جائیں گی تو پھر اس شخص کے ساتھ ہی رہنے ہوتے ہوئے دنیا کی اذیت پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بہتر ہے۔

کچھ ایسے اسباب بھی ہیں جن کی بنا پر عورت اپنے خاوند سے خلع حاصل کر سکتی ہے جو اسی ویپ سائٹ پر آپ کو سوال نمبر (1859) میں ملیں گے آپ ان کا بھی مراجعہ کریں۔

واللہ اعلم۔